نمبر ۳۲ | مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۱ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں حضور ۱۱ ستمبر ۳ بجے کی گاڑی سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے دوسرے اجلاس میں شمولیت کے لئے عازم سیالکوٹ ہوئے سٹیشن پر ایک بہت بڑا مجمع حضور کی روانگی کے وقت موجود تھا۔ اور بھی بہت سے اصحاب سیالکوٹ روانہ ہوئے

نہایت ہی افسوس اور رنج کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب بابو محمد عالم صاحب اکوٹنٹ راولپنڈی جو سلسلہ کے مخلص اور معزز رکن تھے۔ ۸/۷ اگست کی درمیانی رات ۵ بجے صبح کے قریب حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ نعش بذریعہ لاری ۹ ستمبر قادیان لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بلند مدارج عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے ؛

ایک احمدی خاتون کا قابلِ ستائش ایثار

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد اور ان کا خاندان خدا کے فضل سے نہایت مخلص اور سلسلہ کی ہر رنگ میں بڑی خدمت کرنے والا خاندان ہے۔ جناب سیٹھ صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کا انگریزی اور گجراتی ترجمہ نہایت وسیع پیمانہ پر شائع کرنے کے لئے اس وقت تک ہزاروں روپیہ صرف فرما چکے ہیں۔ اور ان کی مرتبہ کتب بڑی کثرت سے انگریزی اور گجراتی جاننے والوں میں تقسیم ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں تبلیغ کے دوسرے ذرائع سے بھی کام لیتے رہتے ہیں۔ اور ہر موقعہ پر ایثار اور قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو بھی خدا تعالیٰ نے احمدیت کا شیدائی بنایا ہے۔ وہ بھی خدمتِ دین کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں ؛

حال میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد لنڈن کی مرمت کے لئے احمدی خواتین سے جو اپیل کی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے جناب سیٹھ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں :۔

خاکسار کی اہلیہ پر اس کا ایسا اثر ہوا۔ کہ اُن کو گھر کے ماہوار اخراجات کے لئے جو رقم ملتی ہے۔ اس میں سے کچھ کچھ بچا کر انہوں نے ایک ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ جمع کیا ہوا تھا۔ اور اپنے ایک نہایت ضروری کام پر خرچ کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر اپیل دیکھنے کے بعد ساری کی ساری رقم چندہ میں دینے کے لئے طیار ہو گئیں۔ انہیں کہا گیا۔ کہ شریعت کے رو سے ⅓ حصہ تک دینا بھی کافی ہے۔ اتنا روپیہ دیکر باقی اپنے کام میں لگا لیں۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔ اور کہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں تو گھر کا اسباب تک حاضر کر دیا جاتا تھا۔ مگر میں تو ایسا نہیں کر رہی۔ بلکہ اپنا جمع کیا ہوا روپیہ دے رہی ہوں :۔

جس غرض کے لئے انہوں نے یہ روپیہ جمع کیا تھا۔ اس کے متعلق کہا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا انتظام کر دیگا۔ یہ کہکر انہوں نے ساری رقم دے دی۔ جزاہ اللہ

ہماری دوسری بہنوں کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر ایثار کی توفیق [illegible]

کشمیر میں کیا ہو رہا ہے

نواب خسرو جنگ کے استعفےٰ کی افواہ

معلوم ہوا ہے۔ مسلمانان کشمیر پر ۱۳؍ جولائی کے بعد سے خصوصیت کے ساتھ جو ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ اس سے متاثر ہو کر نواب خسرو جنگ صاحب بھی وزارت سے استعفیٰ دینے والے ہیں:

پنڈتوں کی گرفتاری

۳۰؍ اگست کی شام کو پانچ کشمیری پنڈت حبہ کدل سری نگر میں حکومت کے خلاف مظاہرہ کر رہے تھے۔ اور علے الا علان حکومت کشمیر برباد کے نعرے لگاتے اور مہاراجہ صاحب کی شان میں سخت بدزبانی کر رہے تھے۔ اس پر انہیں گرفتار کر لیا گیا:

مسلمانان اسلام آباد کی ہڑتال

۲۹؍ اگست کو خواجہ غلام محمد صاحب صوفی کو خفیہ پولیس کی کسی جھوٹی رپورٹ پر زیر دفعہ ۱۰۷ گرفتار کر لیا گیا۔ اس پر تمام مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی۔ سری نگر سے نمائندگان تحقیقات کے لئے آئے:

اونتی پورہ کے مسلمانوں پر شدید مظالم

اس جگہ پولیس نے سکھا شاہی مچا رکھی ہے۔ پنڈتوں کے اشاروں پر بلا حکم اور بلا وجہ مسلمانوں کی تلاشیاں لی جاتی ہیں۔ اور پولیس والے مسجدوں میں گھس جاتے ہیں۔ تمام سیاہ و سفید کی مالک پولیس ہے۔ مسلمانوں کا ہندوؤں نے کامل طور پر مقاطعہ کر رکھا ہے:

ریٹائرڈ چیف جسٹس کا دوبارہ تقرر

معلوم ہوا ہے۔ لالہ شو داس ایم۔ اے ریٹائرڈ چیف جسٹس پھر سے ملازمت میں لے لئے گئے ہیں۔ اور اس وجہ سے بعض دوسرے ہندو پنشنر بھی دوبارہ تقرر کی کوشش کر رہے ہیں

احرار کا وفد ریاست کا مہمان ہے

سرینگر سے مسلم نمائندگان نے آٹھ ستمبر کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ احرار کا وفد یہاں پہونچ گیا ہے۔ اور سرکاری مہمان کی حیثیت سے ٹھیرا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کے مفاد میں بہتری کی جس قدر امید ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے۔

مسٹر واتل بھی جا رہے ہیں۔

سری نگر سے ۷ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ نواب خسرو جنگ کے ساتھ ہی مسٹر واتل کے بھی رخصت پر جانے کی افواہ گرم ہے گویا ساری وزارت ہی تبدیل کی جا رہی ہے۔ ہندوؤں نے تہذیب و شرافت کو نظر انداز کر کے جس طرح مسٹر ویکفیلڈ کے رخصت لینے پر بے ہودہ سرائی شروع کر رکھی ہے۔ کیا مسٹر واتل کو بھی اسی قسم کے خطابات سے مخاطب کیا جائے گا:

مسلمانوں کی دوکانوں پر پکٹنگ

ملاپ ۱۰ ستمبر راوی ہے۔ کہ سری نگر میں ہندو کشمیری نوجوان تربوز اور میوہ فروش مسلمانوں کی دوکانوں پر زبردست پکٹنگ کر رہے ہیں۔ اور کسی ہندو کو وہاں سے سودا نہیں خریدنے دیتے:

سری نگر میونسپلٹی کی آمد و خرچ

ملاپ ۱۰ ستمبر لکھتا ہے۔ بلدیہ سری نگر کی سالانہ آمد چار لاکھ روپیہ کے قریب ہے جس میں سے ساڑھے تین لاکھ روپیہ ملازموں کی تنخواہوں کا خرچ ہے۔ اور صرف پچاس ہزار شہر اور شہریوں کی اصلاح پر خرچ ہوتا ہے۔ گویا مسلمانوں سے اتنی کثیر رقم وصول کر کے میونسپلٹی کے ہندو ملازموں کو دے دی جاتی ہے

مولوی عبد القدیر کے خلاف ہندوؤں کی بے ہودہ سرائی

باوجود اس کے کہ حکومت کشمیر نے مولوی عبد القدیر صاحب کو انتہائی سزا دے کر اپنے جبر و تشدد کا پورا پورا مظاہرہ کر دیا ہے ابھی تک ہندو اخبارات اور کشمیر کے ہندو ان کے خلاف بے ہودہ گوئی میں مصروف نظر آتے ہیں۔ ان کے خلاف سب سے بڑی بات یہ پیش کی جاتی ہے۔ کہ وہ کسی انگریز کے خانساماں ہیں۔ لیکن اس سے ان کی تذلیل کی بجائے خود اس حکومت کی ذلت ظاہر ہے۔ جو ایک معمولی خانساماں سے اس قدر خوفزدہ ہو گئی ہے۔ کہ اسے حکومت الٹ دینے کے الزام میں انتہائی سزا دے چکی ہے۔ جو حکومت ایک خانساماں سے اس قدر ترساں اور لرزاں ہو سکتی ہے۔ اس کے متعلق بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کتنی مضبوط بنیادوں پر قائم ہے:

مسلمانان کشمیر کے دوست نما دشمن اور کھلے دشمن

باوجود اس کے کہ کشمیر کے تمام مسلمان آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے متعلق اپنا پورا پورا اعتماد ظاہر کر رہے ہیں۔ اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو اپنا دشمن بتا رہے ہیں۔ پھر بھی کچھ مسلمان ایسے ہیں جو آل انڈیا کشمیر کمیٹی پر یہ سراسر غلط۔ اور جھوٹا الزام لگا کر کہ اس میں جس قدر لوگ شامل ہیں۔ وہ حکومت انگریزی کے آلہ کار ہیں۔ اور کشمیر پر انگریزوں کا قبضہ کرانا چاہتے ہیں ناواقف مسلمانوں کو مسلمانان کشمیر کی امداد سے روک رہے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ہندو یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ کشمیر کا تمام جھگڑا مسلمانوں کی طاقت بڑھانے کے لئے ہے۔ اور اس جھگڑے کی رہنمائی ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو شمالی ہند میں اسلامی حکومت کا قیام دیکھنا چاہتے ہیں:

کیا یہ مناسب نہ ہوگا۔ کہ مسلمانان کشمیر کے ایک کھلے اور دوسرے دوست نما دشمن آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مخالفت کرنے سے قبل آپس میں فیصلہ کر لیں۔ کہ ان میں سے کون جھوٹا اور کون سچا ہے:

صلح نامہ پر ہندوؤں کا اضطراب

ریاست جموں و کشمیر کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ عارضی صلح پر ہندو بہت مضطرب ہو رہے ہیں۔ اور اسے حکومت کی کمزوری پر محمول کرتے ہیں۔ ان کا منشا یہ ہے۔ کہ حکومت مسلمانوں کو پوری طاقت سے پیس ڈالے۔ اور انہیں انسان تسلیم نہ کرے:

ہندوؤں کے ڈیپوٹیشن کی حقیقت

یکم ستمبر کو آٹھ ہندوؤں کا جو وفد مسلمانوں کی مخالفت کے لئے مہاراجہ بہادر کے پیش ہوا تھا۔ اس کے بعض ممبروں کے متعلق ہندوؤں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ہندو قوم کے نمائندے نہیں۔ جس سے نمائندوں میں [illegible] کشمیری [illegible] شامل نہ ہوئے تھے ان میں [illegible] ہندو [illegible] ہو گئی ہے

سیرت رسول کریم کے جلسہ کے متعلق اعلان

جلسے ۸ نومبر بروز اتوار منعقد کئے جائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر ہر سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کرنے کے لئے تمام ہندوستان میں جو جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ اور جن میں ہر مذہب و ملت کے شرفاء اور معززین شامل ہوتے ہیں۔ ان کے انعقاد کے لئے اس سال حضور نے ۸۔ نومبر۔ اتوار کا دن مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ مضامین جن پر تقریریں کی جائیں گی حسب ذیل قرار دیئے ہیں:۔

۱- وہ بادشاہت جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے:

۲- نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کامل ہے:

احباب ابھی سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے کی تیاری شروع کر دیں حسب معمول لیکچروں کے لئے ضروری نوٹ مرکزی دفتر سے مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی:

184

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

تحریک چندہ خاص اور جماعت احمدیہ

ہر قسم کی مشکلات مومنوں کے لئے کامیابی کی خوشخبری ہیں

چندہ خاص کی سابقہ تحریکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آجتک جب بھی چندۂ خاص کی تحریک فرمائی ہے۔ ایسے ہی حالات میں فرمائی ہے۔ جب مالی مشکلات کی وجہ سے سلسلہ کے ان کاموں کو نقصان پہونچنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ جن کی ذمہ واری خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی مخلوق کی بہتری اور بھلائی کے لئے جماعت احمدیہ نے اُٹھا رکھی ہے۔ اور ہر موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کرام کے ذریعہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا عہد باندھنے والی جماعت نے قربانی اور ایثار کا وہ نمونہ پیش کیا ہے جس کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی ؛

موجودہ تحریک

اس وقت جبکہ ساری دُنیا مالی اور اقتصادی مشکلات میں پھنسی ہوئی ہے۔ بڑی بڑی مالدار اور عظیم الشان سلطنتیں تخفیفِ اخراجات کے لئے مجبور ہو رہی ہیں۔ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کے کاروبار کرنے والے لوگ دیوالیہ کی حد تک پہونچ گئے ہیں۔ لازمی طور پر جماعت احمدیہ کو بھی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ جو غرباء کی جماعت ہے۔ جس کے افراد کے ذرائع آمد بہت محدود ہیں۔ اور اُن کے مقابلہ میں خدمتِ دین کے لئے بہت بڑی ذمہ واریاں اٹھائے ہوئے ہیں ؛

تخفیفِ اخراجات

ان پیش آمدہ مشکلات کا مقابلہ کرنے اور سلسلہ کے کاروبار کو نقصان سے بچانے کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ اخراجات میں کمی کی جائے۔ اور وُہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کی ہوئی ہیں۔ اور جو پہلے ہی بڑے ایثار اور قربانی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ وُہ تکالیف برداشت کرتے ہوئے تھوڑے سے تھوڑے اخراجات میں کام چلاتے رہیں۔ اور سلسلہ کے کاروبار کو اخراجات کی کمی کی وجہ سے کوئی نقصان نہ پہونچنے دیں۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ اصحاب کو خاص طور پر مالی امداد کی طرف توجہ دلائی جائے۔ چنانچہ یہ دونوں صورتیں اختیار کی جا رہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت سلسلہ کے ہر ایک صیغہ کے اخراجات میں انتہائی تخفیف کر دی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی کارکنوں کا فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ وُہ اپنے اپنے فرائض اس محنت اور جانفشانی سے ادا کریں۔ کہ تخفیف اخراجات کی وجہ سے ان میں کسی قسم کا ضعف رُونما نہ ہو ؛

چندۂ خاص کی ضرورت

اس صورت میں بھی چونکہ اخراجات معمولی چندہ سے پورے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے چندہ خاص کی تحریک فرمائی ہے۔ اور یہ تجویز کی ہے کہ اس سال جماعت احمدیہ کے تمام افراد اپنی ایک ماہ کی آمد سلسلہ کی ضروریات کے لئے اس طرح دیں۔ کہ ہندوستان کے احباب ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر کے تین مہینوں میں ہر ماہ کی آمد کا ⅓ حصہ ادا کر دیں۔ اور جو ہندوستان سے باہر ہیں۔ وُہ اکتوبر سے دسمبر تک تین مہینوں میں یہ رقم پُوری کر دیں ؛

ملازمت پیشہ اصحاب

اس کے لئے حضُور نے ملازمت پیشہ اصحاب کو خاص طور پر مخاطب فرمایا ہے۔ کیونکہ ان کی آمدنیاں وہی ہیں۔ جو جناس کی گرانی کے وقت تھیں۔ لیکن اخراجات بوجہ ارزانی کم ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں زمیندار طبقہ چونکہ ایک عرصہ کے لئے قریباً دیوالیہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح تاجر اصحاب کو بھی بہت زیادہ مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ اس لئے بھی ملازمت کرنے والے اصحاب کا فرض ہے۔ کہ مالی قربانی اور ایثار میں نمایاں طور پر حصہ لیں۔ لیکن دُوسرے اصحاب کو بھی خدمتِ دین کی ان نازک گھڑیوں میں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے ؛

قابلِ تعریف ایثار

یہ نہایت ہی خوشی کی بات ہے۔ کہ ان اطلاعات سے جو اس وقت تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں نظارت بیت المال کو احباب جماعت کی طرف سے موصول ہو رہی ہیں۔ اور ملازم اصحاب انفاق فی سبیل اللہ کی جو مثالیں پیش کر رہے ہیں۔ وُہ نہایت ہی قابلِ تعریف ہیں چنانچہ کئی ایک اصحاب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پڑھتے ہی اپنی تمام ضروریات اور مشکلات کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی ایک ماہ کی آمدنی اس لئے یکمشت بھیجدی ہے۔ کہ سلسلہ کا مالی بوجھ ہلکا کرنے کے لئے جس قربانی کا ان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ وُہ فوراً پیش کر دیں۔ اور فاستبقوا الخیرات کے مصداق بن کر خدا تعالےٰ کے نزدیک اجرِ عظیم کے مستحق ٹھیریں۔ خدا تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ جو انہوں نے سلسلہ کی مشکلات کو دُور کرنے کے لئے خود مشکلات برداشت کرتے ہوئے کی ہے اور انہیں دین و دُنیا میں اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے ؛

متحدہ ایثار کی ضرورت

بے شک ایسے اصحاب کی مثال جماعت کے لئے نہایت ہی قابلِ فخر اور خود ان کے لئے رضاء الٰہی حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ لیکن ظاہر ہے جب مشکلات حد سے بڑھ رہی ہوں تو اس قسم کی چند مثالوں سے دُور نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ساری کی ساری جماعت کی متفقہ کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اور جب جماعت کے کئی ایک اصحاب نے اس قربانی کو جس کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے ہر فرد سے مطالبہ کیا ہے۔ انتہائی خوش اسلوبی اور جوش ایثار کے ساتھ پورا کر دیا ہے۔ یعنی تین ماہ کی بجائے یکمشت اپنی آمدنی داخل کرا دی ہے۔ یا فوراً ایک ماہ کی آمد دینے کی اطلاع دیتے ہوئے پہلی قسط ارسال کر دی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ دوسرے اصحاب بھی ایسا ہی نمونہ پیش نہ کریں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ اس موقعہ پر بھی ہماری جماعت نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ مجموعی طور پر بھی قربانی اور ایثار کا وُہ ثبوت پیش کرے گی۔ جو اس کی شان کے شایاں ہے اور جو وُہ پہلے کئی بار پیش کر چکی ہے۔ کیونکہ ایک زندہ اور دوسروں کو زندگی کی رہنمائی کرنیوالی جماعت کے لئے ضروری ہے کہ قربانی کے کسی موقعہ پر بھی

ہماری جماعت کی مشکلات

بے شک ہماری جماعت کے افراد ان مشکلات سے محفوظ نہیں۔ جو دُنیا کی اقتصادی اور مالی ابتری کی وجہ سے ہر جگہ اور ہر طبقہ میں رونما ہو رہی ہیں۔ بلکہ دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ ان میں مبتلا ہیں۔ اور مزید مالی قربانی ان کی مشکلات میں اضافہ کا موجب ہوگی۔ لیکن یہ کسی قسم کے فکر کی نہیں۔ بلکہ خوشی کی بات ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ مومنوں کو دینی اور دنیوی کامیابی کے جس اعلےٰ مقام پر پہونچانا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اس قسم کی مشکلات میں سے گزرنا لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔ اور جو لوگ صبر و استقلال سے ہر قسم کی مشکلات برداشت کرتے ہیں۔ ان کے لئے کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ مشکلات اور تکالیف سے انسان کیوں ڈرتا۔ اور خوف کھاتا ہے۔ اس لئے کہ وُہ سمجھتا ہے۔ اسے اپنے مقصد اور مدعا میں ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑے گا۔ لیکن جسے یہ یقین ہو۔ کہ مشکلات اس کے لئے ناکامی نہیں۔ بلکہ کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ وُہ کسی تکلیف اور مشکل کی پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ بڑی خوشی کے ساتھ بڑی سے بڑی مشکل کا خیر مقدم کرتا ہے +

کامیابی کے لئے مشکلات ضروری ہیں

خدا تعالےٰ نے اسی حقیقت کی طرف مومنوں کو متوجہ کرتے ہوئے جہاں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ انہیں مدارج عالیہ تک پہونچنے کے لئے ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات کا پیش آنا لازمی ہے۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ صبر اور استقلال سے کام لینے والوں کے لئے تمام مشکلات کامیابی کی بہت بڑی بشارت ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصّٰبرین۔ یعنی ہم ضرور مومنوں کو کسی حد تک خوف اور بھوک اور اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کی آزمائش میں ڈالیں گے۔ لیکن یہ تمام نقصانات اور تکالیف اس لئے نہ ہونگی۔ کہ کامیابی کے راستہ میں حائل ہو جائیں۔ اور ناکامی کا مونہہ دکھائیں۔ بلکہ وُہ لوگ جو ان ابتلاؤں کے اوقات میں مضبوطی سے قائم رہیں گے۔ اور خدا کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں گے۔ ہم انہیں بشارت دیتے ہیں۔ کہ وُہ ضرور کامیاب ہو جائیں گے +

اس ارشادِ الٰہی سے جہاں یہ ثابت ہے۔ کہ مومنوں کے لئے مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ان مشکلات کو برداشت کرنے اور ان میں صبر و استقلال دکھانے والوں کے لئے کامیابی یقینی ہے۔ اور جس بات کا خالقِ ارض و سما یقین دلائے۔ اس میں شک و شبہ کی کہاں گنجائش ہو سکتی ہے +

خُدا کا وعدہ ضرور پُورا ہو گا

جماعت احمدیہ جو دُنیا میں ایک ہی ایسی جماعت ہے جس نے خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کی مخلوق کی روحانی اور جسمانی بھلائی کے لئے ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنا اپنے لئے موجبِ سعادت سمجھا ہُوا ہے۔ اس کے لئے مشکلات ہیں۔ اور ہر رنگ کی مشکلات ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی سنت کے مطابق ان کا آنا لازمی ہے۔ کیونکہ انہی کے نیچے اس کی دینی اور دنیاوی کامیابی نہاں ہے۔ اور جب ہم صبر اور شکر سے ان مشکلات کو برداشت کرلیں گے تو ضرور خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق کامیاب ہو جائیں گے ولن یخلف اللّٰہ وعدہٗ۔ خدا تعالےٰ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا +

پس ہمیں امید ہی نہیں۔ بلکہ یقین ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جو اپنے متعلق خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے عظیم الشان وعدوں کا علم رکھتی ہے جس نے خدا تعالےٰ کے ایک مامور کی صدائے من انصاری الی اللّٰہ پر نحن انصار اللّٰہ کا اقرار کر رکھا ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد باندھے ہوئے ہے۔ وُہ قطعاً کسی قسم کی مشکلات کی کوئی پرواہ نہ کرے گی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے مالی قربانی کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اسے کامیاب بنانے میں پُوری سعی اور جد و جہد سے کام لے گی۔ خدا تعالےٰ ہم میں سے ایک کو اس میں پورا پُورا حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ اور ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے +

مُسلمانوں کے مفاد

کو

نقصان پہنچانے والے مُسلمان

ہندوؤں کے حامی مُسلمان

مسلمانانِ کشمیر کی دادرسی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جو کوشش فرما رہے ہیں۔ اور جسے مسلمانانِ کشمیر بڑی قدر و وقعت کی نظر سے دیکھ رہے۔ اور بے حد شکر گزاری کا اظہار کر رہے ہیں اسے نقصان پہونچانے کے لئے بعض ایسے لوگ قابلِ شرم حرکات کر رہے ہیں۔ جو ہمیشہ سے جمہور مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی مفاد کے دشمن چلے آتے ہیں۔ اور محض ذاتی اغراض و فوائد کے لئے مسلمانوں کو چھوڑ کر ہندوؤں کی حمایت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ اس طرح نہ صرف عام ہندوؤں کی۔ بلکہ ایک ہندو ریاست کی خوشنودی حاصل کرکے وُہ بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں +

ہندو اخبارات کی خوشی

ان لوگوں کی اس قسم کی سرگرمیوں پر ہندو اخبارات بے حد خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہے۔ اور اپنے صفحوں کے صفحے ان کی خرافات کی نقل کرکے پُر کر رہے ہیں۔ اگر ان لوگوں میں کچھ بھی عقل و سمجھ ہو۔ اور مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کا ذرہ بھر بھی خیال ہو۔ تو بآسانی معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ وُہ ہندو اخبارات جو مسلمانوں کے حق میں خواہ وُہ مسلمان شیعہ ہوں۔ یا سُنّی حنفی ہوں یا وہابی۔ ایک سطر بھی لکھنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ان کا ایسے لوگوں کے مضامین کے لئے کئی کئی صفحے وقف کر دینا محض اس لئے ہے۔ کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ اور مسلمانانِ کشمیر کے حقوق کے متعلق جو جد و جہد ہو رہی ہے۔ اسے نقصان پہونچا کر ناکام کر دیں +

سیاسی معاملات اور عقائد کا اختلاف

لیکن افسوس کہ حقوق مسلمین کے کئی ایک بڑے بڑے مدعی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا سب سے بڑھ کر دعویٰ کرنے والے چند ایک جبہ پوش اس بات کی پرواہ نہ کرتے ہُوئے جماعت احمدیہ کے متعلق خواہ مخواہ کی فتنہ انگیزی کر رہے ہیں۔ ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے۔ اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے سیاسی اور ملکی معاملات میں اور وُہ بھی انہی کے ہم عقیدہ۔ اور ہم خیال لوگوں کو ظلم و ستم سے بچانے کے لئے وُہ احمدیوں کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتے۔ تو پھر سنی اور شیعہ۔ حنفی اور اہلحدیث وغیرہ فرقوں کے مسلمانوں کا بھی کسی امر میں متحد ہونا کیونکر گوارا کر سکتے ہیں کیا ان فرقوں کے لوگوں کے عقائد میں اختلاف نہیں۔ کیا یہ لوگ ایک دوسرے کے خلاف کُفر کے فتوے نہیں لگا چکے۔ اگر لگا چکے ہیں۔ اور اب بھی انہی عقائد پر قائم ہیں۔ تو ان کا اتحاد کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اور کیا سیاسی مفاد کے معاملہ میں اس طرح ہر ایک فرقہ کو علیٰحدہ علیٰحدہ کرنے والے اپنے ہاتھوں مسلمانوں کی تباہی کا سامان نہیں کر رہے +

غیر مسلموں کی مُسلمانوں سے دشمنی

غیر مسلم اس وجہ سے مسلمانوں پر جبر و تشدد نہیں کرتے۔ اور نہ اس لئے ان کے حقوق پر قبضہ جمائے رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ وُہ احمدی کیوں ہیں۔ یا اہلحدیث کیوں کہلاتے ہیں۔ یا اہلسنت کیوں ہیں۔ بلکہ خواہ کسی فرقہ کے مسلمان ہوں۔ ان کے نزدیک سب برابر ہیں۔ اور وہ سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک رہے ہیں۔ ایسی صورت میں سیاسی اور ملکی معاملات کے متعلق مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرکے ان کی طاقت کو کمزور کرنا نہایت ہی شرمناک فعل ہے +

ہر جگہ کے مسلمانوں کی متحدہ حمایت کرنیکی ضرورت

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ عقائد کے لحاظ سے مسلمانوں میں خواہ کتنا ہی اختلاف ہو۔ لیکن جہاں بھی مسلمانوں پر ظلم و ستم روا رکھا جائے ان کے حقوق تلف کئے جائیں۔ انہیں مصائب اور آلام کا شکار بنایا جائے۔ وہاں کے متعلق متحدہ آواز اٹھائی جائے۔ اور مسلمانوں کی حفاظت کی پوری پوری کوشش کی جائے اس کے سوا ہندوستان میں مسلمانوں کا زندہ رہنا محال ہے +

الہاماتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراضات کے جواب

سنّتِ الٰہیہ

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنا مصفّٰی علم غیب جس میں نہتم بالشان امور غیبیہ کا بکثرت انکشاف ہوتا ہے۔ سوائے اپنے مامورین و مرسلین کے اور کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول (الجن ع ۲) اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسول کے سوا اور کسی کو بکثرت اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ اس قرآنی اصل کے ماتحت جس شخص کو اللہ تعالیٰ بکثرت اخبار غیبیہ پر اطلاع دے اور پھر وہ پیشگوئیاں اپنے وقت نہایت آب و تاب کے ساتھ پوری ہوں۔ اس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ سکتا۔

دور حاضرہ میں نشانات ربانی کی کثرت

ہم دیکھتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے مقام نبوت پر فائز کر کے اہل دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ تو آپ کے ہاتھ پر اس قدر نشانات و معجزات ظاہر فرمائے۔ کہ آپ اپنی کتاب چشمہ معرفت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے"۔ ص ۳۱۷

مخالفین کی کج فہمی

مگر افسوس جس طرح کج طبع انسان ہمیشہ نشانات الٰہیہ پر استہزا کرتے آئے اور وہ باوجود اپنی آنکھوں سے معجزات و نشانات دیکھنے کے انبیاء علیہ السلام سے یہی کہتے رہے۔ لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ (انعام ع ۴) یہ رسول ہمیں کوئی نشان کیوں نہیں دکھاتا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حقیقت کے پیش نظر تحریر فرمایا ہے:۔

"چونکہ یہ آخری زمانہ تھا۔ اور شیطان کا مع اپنی ذریت کے آخری حملہ تھا۔ اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دئے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں۔ وہ نہیں مانتے۔ اور محض افترا کے طور پر ناحق اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے۔ مگر خدا چاہتا ہے کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے۔ جب تک کہ وہ کمال کو پہنچ جائے"۔

چشمہ معرفت ص ۳۱۷

"مرقع قادیانی" کے اعتراضات

ایسے ہی منکرین میں سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی ہیں۔ جن کا شیوہ ہمیشہ صداقت اور راستی سے انکار اور حق کا مقابلہ کرنا ہے۔ انہوں نے اپنے رسالہ "مرقع قادیانی" میں "منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار" کے قلم سے نشاناتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے لئے "مضامین معماریہ" کا ایک سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات پیش کر کے انہیں "گول مول" قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ الہام شاتان تذبحان کے متعلق لکھا ہے۔

"اس قسم کے الہام جو بوجہ گولائی کے چیستاں کے ہم شکل ہوں۔ جن میں ہر ایک قسم کی تاویل کی گنجائش ہو۔ نہ تو کسی مدعی نبوت کی صداقت کی دلیل ہو سکتے ہیں۔ اور نہ اہل عقل کے نزدیک قابل التفات"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر کے متعلق ایک الہام نقل کر کے لکھا ہے:۔

"ہم گول مول فقرہ "عمر اسی یا اس کے قریب" کی تعیین مرزا صاحب نے جو کی ہے۔ وہ بھی گول مول ہی ہے"۔

الزامی جواب

افسوس امرتسری "معمار" کو یہ اعتراض کرتے وقت اتنا بھی خیال نہ آیا کہ گول مول الہامات کا اعتراض مخالفین قرآن کریم پر بھی کرتے آئے ہیں۔ علاوہ ازیں بیسیوں آیات کی تعیین میں مفسرین کا آپس میں زمین و آسمان کا اختلاف ہے۔ اگر ایک آیت سے علامہ رازی ابوبکر مراد لیتے ہیں۔ تو زمخشری اسی سے حضرت علی مراد لیتے ہیں۔ تفاسیر ایسے اختلافات سے بھری پڑی ہیں۔ پھر کیا یہ کہنا درست ہوگا۔ کہ نعوذ باللہ آیات قرآنی گول مول تھیں۔ جہاں کسی نے چاہا چسپاں کر لیا۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک اے رسول یا تو تجھے ہم بعض نشانات پورے ہوتے دکھائیں گے۔ اور یا تجھے وفات دے دیں گے۔ اس میں کوئی پہلو متعین نہیں کیا گیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔ وارسلنٰہ الیٰ مائۃ الف او یزیدون ہم نے اسے ایک لاکھ آدمیوں یا اس سے زیادہ کی طرف مبعوث کیا۔ اس آیت میں بھی ان لوگوں کی تعیین نہیں کی گئی۔ پھر خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آیا۔ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک۔ اے نبی تو کیوں وہ چیز اپنے لئے حرام ٹھہراتا ہے جس کو خدا نے تیرے لئے حلال کیا ہے یہاں یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ وہ کونسی چیز تھی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے حرام کی تھی۔

پھر فرماتا ہے۔ ان شانئک ھو الابتر تیرا دشمن ہی ابتر ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا۔ اس دشمن سے کون شخص مراد ہے۔

اسی طرح آتا ہے۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر۔ ہم نے قرآن لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ اب اس بات کا کچھ ذکر نہیں۔ کہ لیلۃ القدر کس رات کو کہتے ہیں۔ اور اس رات کونسی تاریخ تھی۔

پس یہ آیات جو بطور مثال لکھی گئی ہیں۔ کج فہم ملاں ان پر بھی گول مول ہونے کا اعتراض کرتے رہے لیکن جس طرح ان پر کسی قسم کی زد نہیں آتی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات بھی اعتراضات سے پاک ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے اپنی وفات کے متعلق الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنی وفات کے متعلق الہامات پر اعتراض کرتے ہوئے "امرتسری معمار" لکھتا ہے:۔

"بانصاف ناظرین بھلا یہ بھی کوئی پیشگوئی ہے۔ کہ موت قریب ان اللہ یحمل کل حمل" موت قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بوجھ اٹھا دے گا۔"

"کیوں صاحب اس میں یہ کہاں مذکور ہے۔ کہ موت سے موت مرزا مراد ہے"

"معلوم نہیں مرزا صاحب جو بقول خود جامع انبیاء، مالک کن فیکون تھے۔ کس بوجھ کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ جس کے اٹھانے کا اس الہام میں وعدہ دیا گیا ہے"۔

ان سطور میں سوائے اپنی جہالت کا اظہار کرنے کے کوئی معقول اعتراض نہیں کیا گیا بھلا یہ کہہ دینے سے کہ "یہ بھی کوئی پیشگوئی ہے" پیشگوئی کی تردید ہو سکتی ہے۔ پھر یہ کہنا کہ "اس میں کہاں مذکور ہے۔ کہ "موت سے موت مرزا مراد ہے" یہ بھی نادانی ہے کیونکہ یہ الہام مئی ۱۹۰۸ء کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے الہام ہوا۔ الرحیل ثم الرحیل یعنے کوچ کا وقت آ گیا۔ پھر سن لو۔ کہ کوچ کا وقت آ گیا۔ اس کے بعد الہام ہوا۔ موت قریب ان اللہ یحمل کل حمل۔ پھر الہام ہوا۔ "ڈرو مت مومنو"

یہ تمام الہامات صاف طور پر ظاہر کر رہے تھے۔ کہ ان سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی وفات ہے۔ چنانچہ اس سے اڑھائی سال قبل آپ "الوصیت" شائع کر چکے اور اس میں تحریر فرما چکے تھے۔ کہ

"چونکہ خدائے عزّ و جل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی۔ کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں"

اس کے بعد حضور نے وہ الہامات لکھے ہیں۔ جن میں صریح طور پر آپ کو وفات کی خبر دی گئی۔ **قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّر** تیری اجل قریب آگئی۔ **قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّکَ**۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ بہت تھوڑی رہ گئی۔ **جَاءَ وَقْتُکَ**۔ تیرا وقت آگیا۔ انہی الہامات کا ایک حصہ ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مدت سے اپنی وفات کے متعلق الہامات ہو رہے تھے آپ "الوصیت" شائع کر چکے تھے۔ اور اس کے بعد بھی آپ کو وقتاً فوقتاً ایسے الہامات ہوتے رہے تھے پس ۲۶ مئی کے الہامات کے متعلق جن میں بار بار کوچ کی خبر دی گئی۔ یہ کہنا۔ کہ اس سے کس طرح پتہ چلا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی موت مراد ہے۔ صریح نادانی ہے۔ پتہ آثار سے چلتا ہے۔ آپ کو خدا بار بار بتا رہا تھا۔ کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے۔ متواتر الہام ہو رہے تھے۔ پس جب الرحیل ثم الرحیل۔ اور موت قریب کے الہام ہوئے۔ تو ہر ذی فہم شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہی ہو سکتے ہیں۔ نہ کہ کوئی اور شخص۔ پھر ساتھ ہی اس الہام کا ہونا کہ "ڈرو مت مومنو" یہ بھی ظاہر کرتا تھا۔ کہ ان الہامات سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہی ہیں۔ کیونکہ اس میں مومنوں کو تسلی دی گئی تھی۔ اور انہیں کہا گیا تھا کہ ایسے موقع پر صبر سے کام لینا خدا تمہاری مدد کرے گا۔

پس یہ الہام یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ہی تھا۔ اور اس کا ثبوت قرائن سے اور دوسرے الہامات اور آثار سے ملتا ہے۔ باقی رہا یہ کہنا۔ کہ مرزا صاحب کس بوجھ کے تلے دبے ہوئے تھے۔ جس کے اٹھانے کا ان اللہ یحمل حمل کے الہام میں وعدہ دیا گیا ہے۔" یہ عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ بانی سلسلہ کی وفات کے صدمہ سے بڑھ کر جماعت کے لئے اور کونسا بوجھ ہو سکتا ہے۔ نادان معمار اس بوجھ سے جس کا الہام میں ذکر ہے سیاق وسباق سے قطع نظر کر کے لکڑی یا لوہے کا بوجھ سمجھتا ہے حالانکہ بوجھ اور رنگ کے بھی ہوتے ہیں چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ**۔ یعنی تیرا وہ بوجھ اتار لیا گیا۔ جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی۔ کیا یہاں بھی بوجھ سے مراد لکڑی یا لوہے کا بوجھ ہے۔

غرض **ان اللہ یحمل کل حمل** کا مطلب صاف ہے۔ کہ تیری وفات سے جماعت شدید صدمہ محسوس کرے گی اور تیری جماعت کے لوگ غیر معمولی بوجھ محسوس کریں گے۔ مگر خدا اس موقعہ پر ان کا بوجھ اٹھا لے گا۔ اور اپنے فضل سے اسے استحکام بخشے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے وفات پائی۔ احمدی جماعت کے لئے دنیا اندھیر ہو گئی۔ اور لوگ غم کے مارے دیوانگی کے قریب پہنچ گئے۔ تب خدا نے خلافت کا سلسلہ قائم کر کے ان کی دستگیری کی۔ اور انہیں غم والم کے بہت بڑے بوجھ کے نیچے سے نکالا۔

حضرت مسیح موعود کی وفات بھی آپکی صداقت کا ثبوت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے متعلق صرف یہی الہامات نہ تھے۔ اور بھی بہت سے رویا اور کشوف تھے۔ جو وقتاً فوقتاً آپ کو ہوتے رہے۔ اور جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کی وفات کے متعلق بھی عظیم الشان پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہو کر آپ کی صداقت کی دلیل ٹھہری۔

دسمبر ۱۹۰۵ء کے رسالہ ریویو میں لکھا گیا۔

"چند روز ہوئے مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رؤیا میں دیکھا۔ پہلے کچھ باتیں ہوئیں۔ پھر خیال آیا۔ کہ یہ فوت شدہ ہیں۔ اور ان سے دعا کرائیں۔ تب میں نے ان کو کہا۔ کہ آپ میرے واسطے دعا کریں۔ کہ میری اتنی عمر ہو۔ کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تب انہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے۔ مگر اونچے نہ کئے۔ اور کہا۔ اکیس ۲۱۔ میں نے کہا کھول کر بیان کرو۔ مگر انہوں نے کچھ کھول کر بیان نہ کیا۔ اور بار بار اکیس ۲۱ اکیس ۲۱ کہتے رہے۔ اور پھر چلے گئے۔"

اس اکیس کے الفاظ سے جیسا کہ بعد کے واقعات نے ثابت کیا۔ یہ مراد تھی۔ کہ آپ کا زمانہ سلسلہ بیعت اکیس ۲۱ سال ہوگا۔ چنانچہ آپ نے ۱۳۰۶ھ مطابق ۱۸۸۸ء میں لوگوں سے بیعت لینے کا اشتہار شائع کیا۔ اور وفات ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ اس طرح پورے اکیس ۲۱ سال ہوئے۔

اسی طرح ایک اور کشف ان الفاظ میں شائع کیا گیا

"ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے۔ لیکن بہت مصفّٰی اور مقطر پانی ہے اس کے ساتھ الہام تھا۔ آب زندگی۔ اس کے بعد الہام ہوا۔ قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّکَ پھر الہام ہوا۔ خدا کی طرف سے سب پر اداسی چھا گئی۔" (ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء)

یہ کشف ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ جس کے پورے ۲ سال ۷ مہینے اور ۸ دن بعد آپ کی وفات ہوئی۔ گویا دو یا تین گھونٹ پانی جو آپکو دکھلایا گیا تھا۔ وہ آپکی بقیہ عمر کی تعیین کر رہا تھا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات سے اور بہت سے الہامات مثلاً ۲۷ کو ایک واقعہ ہمارے متعلق اللہ خیر وابقیٰ خوشیاں منائیں گے وقت رسید ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ **انت الذی طار الی روحہ** ماتم کدہ مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار۔ مباش ایمن از بازی روزگار پورے ہوئے۔ اور جس طرح آپ کی زندگی نے ثابت کیا تھا۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے اسی طرح آپکی وفات نے بھی ظاہر کر دیا۔ کہ آپ صادق ہیں

الہام "داغ ہجرت"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ "داغ ہجرت" اس کے متعلق "الفضل" میں ایک دفعہ لکھا گیا تھا۔ کہ اس میں اگر ایک طرف اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات قادیان سے باہر کسی اور مقام پر واقع ہوگی۔ تو دوسری طرف یہ الہام اس وقت بھی پورا ہوا۔ جب مسلمانوں میں پولیٹکل شورش کی وجہ سے ہجرت کا شوق پیدا ہوا۔ اور ہزاروں آدمی خانماں برباد ہو گئے۔

اس پر امرتسری معمار لکھتا ہے یہ الہام کیا ہے۔ اچھی خاصی فلور مل ہے۔ جس میں ایک ہی قسم کی جنس گندم سے ایک طرف میدہ نکل رہا ہے۔ تو دوسری طرف اسی سے آٹا۔

اسی طرح "شاتان تذبحان" والے الہام کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ کہ پہلے تو ان دو بکریوں سے مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور مرزا سلطان محمد سمجھے گئے تھے۔ مگر جب کابل میں دو مرید سنگسار ہوئے تو جھٹ ان پر الہام چسپاں کر دیا۔

یہ دونوں اعتراض جو دراصل ایک ہی ذیل میں شمار ہو سکتے ہیں ناواقفیت کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔ دیکھئے قرآن مجید کی ایک ہی آیت کے متعدد معانی ہوتے ہیں۔ اس پر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ قرآن کی آیت نعوذ باللہ فلور مل ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب الفوز الکبیر فی اصول التفسیر صفحہ ۳۸ میں فرماتے ہیں۔ جن آیات یا الہامات کا تعلق کسی گزشتہ واقعہ سے ہو اس کو تو اس خاص واقعہ پر چسپاں کرنا چاہیئے۔ لیکن جو الہام عام ہو۔ وہ جہاں چسپاں ہو سکے وہیں کرنا چاہیئے اس کے لئے اختیار کا راستہ کھلا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے تمام الہامات کی جہاں بھی مناسبت پائی جائے۔ وہاں ان کا چسپاں کرنا درست ہے۔ اور اس پر کوئی سمجھدار اعتراض نہیں کر سکتا۔

ایک الہام کی مختلف تعبیریں

احادیث نبویہ میں بالکل اسی قسم کی مثال وہ رؤیا ہے جسکو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ کہ **رایت فی المنام انی اھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی یثرب** (بخاری باب الہجرۃ) یعنے میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر کے گیا ہوں جہاں کھجور کے پیڑ ہیں پہلے میں سمجھا۔ کہ اس سے مراد یمامہ یا ہجر ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا۔ کہ اس سے مراد یثرب ہے۔

اب دیکھ لیجیے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مختلف اوقات میں ایک رؤیا کی مختلف تعبیریں کیں۔ اس طرح کوئی حرج نہیں اگر ایک وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہام شاتان تذبحان کا ایک مطلب سمجھا۔ اور دوسرے وقت دوسرا ایسی وجہ سے۔ کہ حضرت مسیح

کشمیر کے دیہات میں بیکس زمینداروں کا خون کسطرح چوسا جاتا ہے

محکمہ مال کی دراز دستیاں

(۱) تحصیلدار اور اس کا عملہ:۔ جس وقت نیا تحصیلدار کسی تحصیل میں تبدیل ہو کر آتا ہے۔ تو ذیلداران علاقہ اور معروف نمبردار بالخصوص تحصیلدار صاحب کی خدمت میں عرض و تسلیمات بجالانے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ اور نقدی و جنسی نذرانہ پیش کرتے ہیں نذرانہ کی رقم دیہات کے زمینداروں سے فی گھر ایک یا دو دو آنے وصول کی جاتی ہے۔ تحصیلدار صاحب جس علاقہ کا دورہ کرتے ہیں۔ اس علاقہ کے نمبردار بھی حسب دستور نذرانہ پیش کر کے آداب بجالاتے ہیں۔ جہاں تحصیلدار صاحب فروکش ہوتے ہیں۔ وہاں باقاعدہ لنگر جاری رہتا ہے۔ اور نان و کباب کی گرم بازاری ہوتی ہے۔ ہر قسم کی ضروریات کی بہم رسانی دیہات علاقہ کے ذمہ ہوتی ہے ؂

(۲) نائب تحصیلدار اور اس کا عملہ:۔ اس کے لئے نذرانہ کی رسم فرائض نمبرداری میں شمار ہوتی ہے۔ دورہ میں خوب رنگ رلیاں منائی جاتی ہیں۔ مقدمات میں رشوت ستانی اس کے علاوہ ہے۔ اور تو اور تاریخ مقدمہ کی پرچی بھی رشوت دئے بغیر نہیں ملتی ؂

(۳) گرداور قانون گو:۔ ان کے دائرہ حکومت کے کئی حلقے ہوتے ہیں۔ سال میں کم سے کم ایک دورہ ضرور کرتے ہیں۔ گرداوری فصول کے موقعہ پر پڑتال کے بہانہ سے ہر گاؤں سے نئی حکمت عملیوں اور حیلہ فریبیوں سے روپے وصول کرتے ہیں۔ ؂

(۴) پٹواری:۔ تنخواہ دیکھئے۔ فرسٹ گریڈ کی اٹھارہ یا بیس روپے ہوتی ہے۔ اس پر ڈھائی سو کا گھوڑا۔ ایک نوکر۔ ایک باورچی۔ جو ماہوار پانچ پانچ چھ چھ روپے تنخواہ پٹواری سے پاتے ہیں۔ پٹواری کے ذرائع آمدنی یہ ہیں ؂

(ا) گرداوری ربیع و خریف (ب) مال شماری (ج) مالیہ ربیع و خریف (د) متفرقات گرداوری۔ مال شماری و وصولی مالیہ کے مواقع پر بعض دیہات میں دو پیسے فی روپیہ اور بعض میں ایک پیسہ فی روپیہ کے حساب سے رقوم جمع کر کے پٹواری کو دی جاتی ہیں۔ تعمیر مکان اور اینٹوں کے پتراوں کے لئے انفرادی طور پر پٹواری کی مٹھی گرم کرنی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ رپورٹ ہائے علاقہ ورزی قواعد میں۔ ان رپورٹوں کے متعلق محرران نیابت کے ساتھ قبل از وقت ہی فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ اور ملزموں کی کئی پیشیاں کرا کے آخر پٹواری ہی منصف بن کر ملزموں سے معقول رقم لیتا ہے اور معاملہ رفع دفع کرتا ہے ؂

راشن اور گھوڑے کے لئے گھاس و دانہ مفت حاصل کرنا کوئی جرم ہی تصور نہیں کیا جاتا۔

(۵) تحصیل اور نیابت کے چپڑاسی:۔ تعمیل سمنات اور کار سرکار (جو بیگار ہی کی دوسری صورت ہے) کا کرانا اس فرقہ کے ذمہ ہے۔ دو دو چار چار آنے ادا کئے بغیر کسی سمن کی تعمیل یا اطلاع یابی ناممکن ہے۔ مختصر دیہات سے اہلکاران تحصیل و نیابت کے واسطے حسب دستور قدیم ضروریات از قسم گھاس۔ لکڑی۔ مرغ وغیرہ بہم پہنچانا انہیں کے سپرد ہے۔ تحصیلداروں اور نائبوں کے ذاتی خرچ میں جس قدر چاول گھی آٹا وغیرہ خرچ ہوتا ہے اس کی بہم رسانی بارسوخ ذیلداروں اور نمبرداروں کے ذمہ ہوتی ہے۔ برائے نام ان کو رقم تو دی جاتی ہے۔ لیکن غیر معمولی سستے نرخ پر یہ اشیاء حاصل کی جاتی ہیں

محکمہ جنگلات کے ہتھکنڈے

(۱) ڈویژنل فارسٹ آفیسر:۔ دورہ میں ان کی ضروریات راشن وغیرہ کا بہم پہنچانا زمینداروں کے ذمہ ہوتا ہے ؂

(۲) رینج آفیسر:۔ (۱) ہر ایک گاؤں سے سالانہ رسوم اور سلام کی رقم مقرر ہے۔ (۲) زمینداروں کو جنگلات سے تعمیر مکانات کے لئے لکڑی حاصل کرنے کی خاطر درخواستیں رینج آفیسروں کو دینی پڑتی ہیں۔ ہر درخواست کے ساتھ ایک روپیہ نقد لیا جاتا ہے۔ پھر درخواست منظور ہونے پر جس وقت درختوں پر نشان لگائے جاتے ہیں۔ تو فی درخت چار یا پانچ روپے علاوہ قیمت سرکاری رینج آفیسر کو دینے لازمی ہوتے ہیں۔ (۳) اتفاقاً اگر کسی زمیندار کو لکڑی خشک یا آلات کشاورزی لاتے ہوئے پکڑ لیا جائے۔ تو غریب کا چھٹکارا رینج آفیسر کی مٹھی گرم کئے بغیر نا ممکن ہوتا ہے۔ بصورت دیگر معاوضہ سے کئی گنا لکڑی یا آلات کشاورزی کی قیمت سے کئی گناہ زیادہ ہوتا ہے۔ رپورٹ کر دی جاتی ہے۔

(۳) فارسٹر اور فارسٹ گارڈ:۔ ان کے بھی ہوسالانہ مقرر ہیں۔ ذرا بھی رسوم میں زمینداروں کو کوتاہی ہو جائے۔ تو فوراً خلاف ورزی اور نقصانات جنگلات کی جھوٹی رپورٹیں بھیجی جانی شروع ہوتی ہیں فارسٹر تو در کنار فارسٹ گارڈ کی آن بان ایک گزیٹڈ آفیسر سے اونچی دکھائی دیتی ہے۔ تنخواہ دس یا بارہ روپے مگر تنخواہ کا تو سوال ہی نہیں۔ بیرشان زمینداروں کی خون آشامی پر موقوف ہے۔ جنگلات سے زمینداروں کو رعایتی یا پوری قیمت پر یا مفت درخت ملنے پر بھی انہیں فی درخت تین تین چار چار روپے دینے پڑتے ہیں ؂

پولیس کی کارستانیاں

پولیس کے عملہ کا رعب دیہات کے باشندگان پر دیگر محکمہ جات کے اہلکاران سے بہت زیادہ ہے۔ اس کے خوف سے غریب زمیندار اس قدر ہیرا سیمہ اور بدحواس ہو جاتا ہے۔ کہ معمولی سے الزام پر سودی قرض لے کر اس بلائے بے درمان سے اپنی جان چھڑا لیتا ہے۔ پھر روپے دلانے والوں کا عمر بھر ممنون رہتا ہے۔

ڈپٹی انسپکٹر پولیس اور اس کا عملہ:۔ جہالت اور بے علمی کی وجہ سے عام طور پر زمیندار برادری کے معمولی تنازعات میں بھی پولیس سے انصاف طلب کرنے چلے جاتے ہیں۔ اور پولیس کی دادرسی مشہور ہی ہے۔ وہ فریقین کا خون چوس کر ذرا ہلکا کر دیتی ہے جس سے فریقین کو چین آجاتا ہے۔ سرقہ کے جرائم میں اصلی چور کے علاوہ اغراض نفسانی پورے کرنے کے لئے ناکردہ گناہ لوگوں کو بھی ملوث کر کے ان سے کافی رقمیں بٹوری جاتی ہیں۔ اور پھر ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ خدانخواستہ کسی گاؤں میں سرقہ۔ قتل یا کوئی اور جرم سرزد ہو تو گاؤں کے لوگوں کو۔ علاوہ مجرمان اصلی۔ فی کس ایک ایک دو دو روپے رقم جمع کر کے پولیس کو دینی پڑتی ہے۔ تاکہ پولیس زیادہ دیر تفتیش کے بہانہ سے گاؤں میں رہ کر بیگناہ لوگوں کو تنگ نہ کرے۔ بعض اوقات اپنے ظلم کی گرم بازاری کے سامان آموختہ بدمعاش اشخاص کے ذریعہ جھوٹی اور جعلی درخواستیں اور رپورٹیں بھجوانے سے پیدا کر لئے جاتے ہیں۔ ان کی دراز دستیاں اس قدر بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ عوام ان کا نام سن کر لرزہ براندام جاتے ہیں ؂

ملٹری کا محکمہ

ملٹری اسسٹنٹ کے زیر نگرانی دو یا تین ذیلیں ہوا کرتی ہیں ان کے بھی رسوم سالانہ مقرر ہیں۔ جس گاؤں کے لوگ رسوم ادا کرنے میں ذرا سی غفلت سے کام لیں۔ ان کی خیر نہیں۔ گاؤں میں اگر سالہا سال کی کٹی ہوئی شاخہائے توت کی رپورٹیں ہوتی ہیں اگر اس موقعہ پر اسامیوں نے چار چار یا پانچ پانچ روپے کا نذرانہ دیکر معاملہ کو رفع دفع کر دیا۔ تو اچھا۔ نہیں تو ان پر جرمانہ کی سفارشیں کی جاتی ہے جو بعد میں وصول کیا جاتا ہے۔ مفت خوری اس عملہ کے لئے بھی شیر مادر تصور کیا جاتا ہے ؂

ملبری گارڈز:۔ ان کی شان فارسٹ گارڈز سے ذرا کم ہوتی ہے۔ کیونکہ رسوم سالانہ فی گاؤں انہیں صرف ایک ایک یا دو دو روپیہ ملا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اتفاقی طور پر اگر کہیں ڈرانے دھمکانے کا موقعہ پاتے ہیں۔ تو اپنی آمدنی کی صورت نکال لیتے ہیں ؛

ابریشم کا عملہ

بساکھ کے مہینے میں تخم ابریشم کی تقسیم ہوا کرتی ہے۔ اس پر ان لوگوں کو رشوت کا خوب موقعہ ہاتھ آتا ہے۔ معمولی معمولی اہلکاران ابریشم دلال بن کر نئے طلبگاران تخم ابریشم سے فی ڈبہ ایک ایک روپیہ وصول کرتے ہیں۔ اور پھر ان کا نام فہرست کرم کشاں میں اعلیٰ عہدیداروں سے درج کراتے ہیں۔ اور رقم آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ ماہ جیٹھ میں ابریشم کے کیڑوں کی پرورش کی نگرانی کے لئے اہلکار دیہات کا دورہ کیا کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر یہ اہلکار ۲ پیسہ فی ڈبہ تخم ابریشم کے حساب سے اپنا نذرانہ وصول کرتے ہیں

میڈیکل ڈیپارٹمنٹ

ویکسی نیٹرز: بہار کے موسم میں دیہات میں بچوں کو چیچک کا ٹیکہ لگانے کے لئے ویکسی نیٹرز عموماً دورہ کیا کرتے ہیں۔ گاؤں میں ان کو بھی اور محکمہ جات کے اہلکاراں کی طرح مفت راشن اور دیگر ضروریات بہم پہنچانی پڑتی ہیں۔ اور ٹیکہ لگاتے وقت فی بچہ ایک ایک آنہ کی جنس فری راشن کے علاوہ دینی پڑتی ہے۔

دیہات کے مریضوں کو محقہ شفاخانوں میں جا کر کمپونڈروں کی نذر و نیاز سے خدمت کرنی پڑتی ہے۔ پھر کہیں دوائی کی دو ایک خوراکیں نصیب ہوتی ہیں۔

گیم لاز کا محکمہ اور اس کے خون آشام اہلکار

دیہات میں عموماً ملازمان شکارگاہ بھی پھرا کرتے ہیں۔ اور اپنا رسوم سالانہ وصول کیا کرتے ہیں۔ جہاں کہیں کوئی رکھ یا مچھلیوں کی زمسری کا انتظام ہے۔ وہاں ان کی بے جا چیرہ دستیوں سے لوگ نالاں ہیں۔ معمولی سی رنجشوں پر خلاف ورزی قوانین محکمہ کے مقدمات عدالتوں میں انتقام کشی کی غرض سے دائر کر کے بیگناہوں کو دق کیا کرتے ہیں۔ شکارگاہ کے گارڈ کی رنجیدگی کے دوران میں کسی کی مجال نہیں۔ کہ پانی میں نہائے فوراً اس کے خلاف مچھلیاں پکڑنے کا الزام عائد کر کے رپورٹ بھیج دیتے ہیں جہاں سے غریب کا چھٹکارا آسان نہیں ہوتا۔

زر مندری کی وصولی

عموماً یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ دیہات سے ہر سال لڑکے کی شادی پر ایک دو روپیہ فی شادی کے حساب سے زر مندری کے طور پر چند اشخاص دورہ لگا کر وصول کیا کرتے ہیں۔ نہ معلوم اس ٹیکس کی حقیقت کیا ہے

محکمہ کوآپریٹو

اس محکمہ کا ابھی زمانہ طفلی ہے۔ اس وجہ سے ابھی اس کے مظالم معرض وجود میں نہیں آئے۔ ہاں انسپکٹر تک جتنے اہلکار اس محکمہ میں ہیں۔ سب کے لئے فری راشن کا انتظام ممبران انجمن کو کرنا پڑتا ہے۔ اور گاہ بگاہ قرضہ جات کی سفارش اور وصولی اقساط کے موقعوں پر نذر نیاز دینی پڑتی ہے۔

دیہاتی مدرسین

اس فرقہ کا پبلک کے ساتھ محکمانہ سروکار نہیں ہے ورنہ ان کے مظالم بھی غریب زمینداروں پر کم نہ ہوتے۔ البتہ طلباء سے مفت چاول۔ لکڑی۔ اور دیگر ضروریات خوردنی وصول کرتے رہتے ہیں۔ اور وظائف اور ترقی سالانہ کے موقعہ پر ماسٹر صاحب کا منہ میٹھا کرنا پڑتا ہے

یہ ہے ان مظالم اور زیادتیوں کی فہرست جو کشمیری زمینداروں اور دیہاتیوں کو اٹھانی پڑتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تکلیفیں ان برگشتہ قسمت لوگوں کو گاؤں کے نمبرداروں۔ ذیلداروں۔ اور چوکیداروں کے ذریعہ پہنچائی جاتی ہیں ؛ (نامہ نگار)

ریاست کشمیر میں مسلمان طلباء کے وظائف کی حقیقت

(کشمیر)

مسلمانوں پر احسانات کے سلسلہ میں ریاست کشمیر مسلمان طلباء کے تعلیمی وظائف کو بہت اہمیت دیتی۔ اور کئی بار ان کا ذکر کر چکی ہے۔ لیکن ان کی حقیقت یہ ہے۔ کہ کالج میں سال میں تین امتحان ہوتے ہیں۔ مسلمان طلباء کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل شرائط پوری کریں۔ تب وہ امتحان میں پاس سمجھے جاتے ہیں فرسٹ ایئر کا طالب علم ہر مضمون میں ایک دفعہ ضرور پاس ہو ۶۰۰ نمبر پورے کرے۔ اور کل سات مضامین میں پاس ہو۔ تھرڈ ایئر ہر مضمون میں ایک دفعہ ضرور پاس ہو ۵۴۰ نمبر پورے کرے اور کل پانچ مضامین میں پاس ہو۔

اب اگر ایک لڑکا فرسٹ ایئر کے پہلے امتحان میں تین مضامین میں پاس ہے۔ تو اس کا وظیفہ دو روپے کم کر دیا جاتا ہے پھر اگر دوسرے امتحان میں تین مضامین میں پاس ہو۔ تو خواہ وہ ہر مضمون میں ایک دفعہ ضرور پاس ہو چکا ہو۔ تاہم اس کا وظیفہ دو روپے اور کم کر دیا جاتا ہے۔ تیسرے امتحان میں وہ پھر تین مضامین میں پاس ہو کر سات کی بجائے ۵ مضامین میں پاس ہو۔ ۶۰۰ نمبر بھی حاصل کرے۔ ہر مضمون میں بھی ایک دفعہ پاس ہو جائے۔ اور سیکنڈ ایئر میں چڑھا دیا جائے۔ تو بھی اس کا وظیفہ قطعی طور پر اس لئے بند کر دیا جاتا ہے۔ کہ اس کی progress ٹھیک نہیں۔ حالانکہ یہ وظائف صرف merit کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ غربت کے لحاظ سے دئے جاتے ہیں۔ اور یونیورسٹی جو وظیفے دیتی ہے۔ وہ بھی ایسی حالت میں دو سال تک متواتر جاری رہتے ہیں۔ لیکن جموں کالج میں House Examination. کے بعد وظائف میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات اگر لڑکا دوسرے امتحان کے دو مضامین میں فیل ہو جائے۔ تو اسی وقت وظیفہ بند کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر تیسرے میں سب مضامین میں پاس ہو جائے۔ تو دوبارہ جاری نہیں کیا جاتا۔ یہی حال تھرڈ ایئر والوں کا ہے۔

مسلم طلبائے کالج نے ماہ مارچ ۱۹۳۱ء میں بذریعہ درخواست اور زبانی پرنسپل کو اس طرف توجہ دلائی۔ مگر اس پر کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ بلکہ فرعون مزاج ہیڈ کلرک نے لڑکوں کو دھمکی دی۔ کہ اگر وہ کوئی اور چارہ جوئی کریں گے۔ تو سخت نقصان اٹھائیں گے۔ چونکہ کالج میں عنصر ہندو پروفیسران کا ہے۔ اس لئے وہ بھی لڑکوں کی غربت و افلاس کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے دل کھول کر فیل کرتے ہیں۔ جس کا اثر وظائف پر پڑتا ہے۔ ان کے فیل کئے ہوئے اکثر طلباء یونیورسٹی کے امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

یہ وہی پرنسپل صاحب ہیں۔ جنہوں نے سنہ ۳۰ء کے کالج ہوسٹل کے ہندو مسلم فساد کے بعد کالج ہال میں کھڑے ہو کر بڑے زور شور سے مسلم لیڈر اور الیسوسی ایشن و انجمن کے متعلق نہایت برے الفاظ زبان سے نکالے تھے۔ اور مسلم طلباء کو خوب دھمکایا تھا۔ (نامہ نگار)

مسلمانان ہری نگر پر ہندوؤں کے مظالم

(۱) ۷ بھادوں ایک مسلم نوجوان اپنی دوکان میں بیٹھ کر ذرا اونچی آواز سے اخبار ملاپ پڑھتا تھا۔ کہ ایک ہندو تحصیلدار صاحب جو رشوت ستانی کے الزام میں ان دنوں معطل ہیں۔ وہاں سے گذرے اور بلاوجہ اس غریب کو گردن پر اس زور سے بید لگائے۔ کہ خون جاری ہو گیا۔ بعد ازاں اسے تھانہ لے گئے۔ مگر وہاں چونکہ کوئی جرم ثابت نہ ہو سکا اس لئے اسے چھوڑ دیا گیا ؛

(۲) ۸ بھادوں کو چند مسلمان مزدوری کر کے آ رہے تھے۔ کہ ایک پولیس آفیسر نے جو گھوڑے پر سوار تھا۔ کسی وجہ سے گھوڑے کے بدکنے پر نیچے اتر کر غریب مسلمانوں کو مارنا شروع کر دیا۔ اور اس قدر مارا۔ کہ ایک آدمی بے ہوش ہو گیا۔ جب مسلمان شور کرنے لگے۔ تو انہی نے [illegible] (نامہ نگار)

تحریک چندہ خاص کے متعلق جماعت احمدیہ کے مخلصانہ کارنامے

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ احمدیہ جماعت ایک غریب جماعت ہے۔ لیکن احمدیوں کے دلوں میں جو ایمان ہے! اس کا کوئی بڑے سے بڑا دولتمند بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت کے مخلص احباب ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد پر اپنے مال حضور کے پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ احباب چندہ خاص کو یکمشت ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ احمدیہ جماعت سوا لاکھ روپیہ میعاد مقررہ کے اندر پورا کرے گی۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا۔

"اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ ہماری جماعت بہت غریب ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر جماعت کے تمام احباب نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ اس رقم (مراد ایک ماہ کی آمدنی سے ہے۔ یعنی ہر ایک احمدی اپنی پوری ایک ماہ کی آمد ادا کر دے) کو ادا کریں۔ تو دو سے تین لاکھ تک رقم آسانی سے جمع ہو سکتی ہے۔ جس سے قرض بھی اتر سکتا ہے۔ اور جلسہ سالانہ اور ماہواری اخراجات بھی ادا ہو سکتے ہیں۔ بلکہ کچھ رقم پس انداز بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ ہر جماعت میں کمزور بھی ہوتے ہیں۔ اور معذور بھی۔ اور پھر کئی لوگ اس طرح پراگندہ ہیں۔ کہ ان سے چندہ وصول کرنا مشکل ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر احباب اخلاص سے کوشش کریں۔ تو سوا لاکھ روپیہ آسانی سے جمع کیا جا سکتا ہے۔"

اپنے امام پر اپنی جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار رہنے والو!! تین ماہ کے اندر آپ نے اپنے امام کے حضور میں سوا لاکھ روپیہ کی مالی قربانی پیش کرنی ہے۔ تاکہ سلسلہ کے کاروبار میں کسی قسم کا حرج نہ ہو۔ اس کے لئے ہر ایک جماعت کے تمام عہدہ داروں کا اور خصوصاً سکرٹری مال کا اولین فرض ہے۔ کہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں رات دن ایک کر دیں۔ ان کو ہر وقت یہی خیال دامنگیر رہے۔ کہ اپنے امام کے حکم پر ہر ایک احمدی سے ایک ماہ کی آمدنی لے کر پیش کرنی ہے۔

بعض احباب اپنی ایک ماہ کی آمدنی ادا کرنے کے علاوہ اپنے ماہواری چندوں میں بھی اضافہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل مبلغ علاقہ یوپی لکھتے ہیں۔

حضرت اقدس کی تحریک چندہ خاص کا علم یہاں کانپور مجھے ہوا۔ خود بھی شرح صدر سے ایک ماہ کی تنخواہ کے متعلق دفتر دعوۃ کو لکھ دیا ہے۔ اور کانپور کے دوستوں کو بھی تحریک کر کے باقاعدہ چندہ لکھوایا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ آمین۔

حضرت اقدس کی تحریک چندہ خاص پر خاکسار نے ایک اور بات کا ارادہ کیا ہے۔ دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ یعنی آج سے میں یہ عہد کرتا ہوں۔ کہ آئندہ اپنی تنخواہ میں سے چندہ عام ۱/۵ حصہ کے حساب سے (یعنی ۳ آنے فی روپیہ) ادا کیا کروں گا) اس سے پیشتر ہمارا چندہ ۱۵ فیصدی کے حساب سے وضع ہوتا ہے۔ لیکن اب میں مستدعی ہوں۔ کہ آپ مطلع رہیں۔ کہ میں نے اس ارادہ سے دفتر دعوۃ کو اطلاع کی ہے۔ کہ آئندہ وہ بیس فیصدی کے حساب سے میرا چندہ داخل خزانہ کریں۔ دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم میری اس نیت کو بابرکت بنائے۔ اور قبول فرمائے۔ آمین۔

(۲) منشی کریم بخش صاحب بھاگوبٹی ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں۔ ہماری جماعت میں ملازم کوئی نہیں ہے۔ سب کے سب زمیندار ہیں۔ ان سے انشاء اللہ تعالیٰ بڑے حساب چندہ خاص وصول کر کے حسب الارشاد حضرت اقدس ارسال کیا جائے گا۔

(۳) بابو عبد القدوس صاحب اوورسیر ہانسی نے اپنی ایک ماہ کی آمد -/۱۱۲ روپیہ ادا کرنے کی اطلاع دی ہے۔ اور اس کے ساتھ لکھا ہے۔ میرے ذمہ چندہ عام کا بقایا بھی مئی سے ہے اس کی وجہ میرا رخصت پر رہنا ہے۔ دل چاہتا تھا۔ کہ رقم ابھی ارسال کر دوں۔ لیکن تنخواہ بوجہ رخصت نہیں ملی۔ اس لئے تنخواہ ملتے ہی -/۹۳ روپیہ چندہ عام -/۱۰ روپیہ چندہ جلسہ سالانہ اور -/۱۱۲ روپیہ چندہ خاص کے ارسال کروں گا۔ پوری کوشش کروں گا۔ کہ ۱۵ ستمبر تک یہ رقم پہنچ جائے۔

(۴) جماعت مردان سے -/۹۶۲ کے وعدے آئے ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ جو احباب حاضر نہ تھے۔ انکو خطوط لکھے گئے ہیں۔

وصولی چندہ خاص

نام	رقم	کیفیت
ماسٹر محمد تقی صاحب مدرس برنالہ بحساب انجمن سنور	۲۹ للعہ	پوری ایک ماہ کی آمدنی
محمد عبد العزیز صاحب اسسٹنٹ جماعت آڑھا	عصہ	قسط اول
شیخ غلام احمد صاحب واعظ دہلی	عہ	"
ماسٹر عبد القیوم صاحب بی اے سیکنڈ ماسٹر لورالائی	عہ	"
بابو عبد الرشید صاحب جگندر نگر	عہ	"
بابو عبد الغفور صاحب پوسٹماسٹر کاکول	ماسہ	یکمشت
مولوی محمد احسان الحق صاحب بھاگلپوری مونگھیر بحساب انجمن بھاگلپور	صہ	پہلی قسط
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن متھرا	مالعہ ۹	یکمشت پوری ایک ماہ کی آمدنی
خان صاحب چودھری نعمت خان صاحب ڈسٹرکٹ جج دہلی معہ بابو ملازم کے	اسلعہ مہ	پہلی قسط

میں اس موقعہ پر یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ ہر جماعت کا سب سے پہلا فرض یہ ہے۔ کہ چندہ خاص کی پہلی قسط زیادہ سے زیادہ ۱۵ ستمبر تک ارسال کر دے۔ اور فارم چندہ تو یہ الفاظ پڑھتے ہی بالشرح مکمل کر کے بھیجدیں۔ (ناظر بیت المال)

چندہ خاص کے متعلق دفتر محاسب کا ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک چندہ خاص (جسمیں چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص شامل ہے) کا چندہ خدا کے فضل سے آنا شروع ہو گیا ہے۔ مجھے اس امر کا اظہار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وضاحت سے یہ بات ظاہر ہے۔ کہ ان چندوں کی تفصیل دینا جماعتوں کے ذمہ ہی ہے۔ کیونکہ جماعتوں نے جس تفصیل سے معطی سے چندہ وصول کیا ہے۔ اس کی تشریح عہدیداران ہی کر سکتے ہیں۔ اور اس تفصیل سے داخل خزانہ صدر کرانا ضروری ہے۔ ممکن ہے کہ کسی جماعت کو یہ خیال ہو۔ کہ دفتر محاسب خود تفصیل کریگا۔ سو واضح ہو۔ کہ دفتر محاسب کو کیا علم کہ کس کس تشریح سے چندہ لیا گیا ہے پس جماعتوں کا اپنا فرض ہے۔ کہ وہ کوپن پر تفصیل سے لکھیں۔ کہ مرسلہ رقم میں کسقدر چندہ عام یا حصہ آمد مع نمبر وصیت ہے حصہ آمد دینے والے احباب کے نام اور ان کی رقم و نمبر وصیت بھی لکھا جائے۔ اور کس قدر چندہ جلسہ اور کس قدر چندہ خاص ہے۔ اور اگر مرسلہ رقم میں چندہ مرمت مسجد لنڈن ہو یا صدقات ہوں تو ان کی بھی تشریح ہو۔ تاکہ رقم غلط نہ داخل ہو۔ اگر کوئی جماعت دفتر محاسب کو یہ اختیار دیگی۔ کہ دفتر اس رقم کی تفصیل خود کرے تو ان کی کل رقم کا ۱/۲ حصہ چندہ عام میں اور باقی کا ۱/۲ حصہ چندہ جلسہ سالانہ اور ۱/۲ چندہ خاص میں جمع کریگا۔ بہترین صورت یہ ہے۔ کہ جماعتیں تفصیل خود دیں۔ کیونکہ جو روپیہ بغیر تفصیل کے آوے وہ کام میں نہیں آ سکتا۔ بلکہ امانت میں پڑا رہتا ہے۔ حالانکہ روپیہ کی مرکز میں سخت ضرورت ہے۔ پس تفصیل کو بھی بہر ضرور دی جائے۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مبلغ فلسطین کے حالاتِ سفر

۱۳ اگست ۱۹۳۱ء یہ ناچیز دار الامان سے بعزم فلسطین روانہ ہوا۔ یہ ایک اتفاق حسن ہے۔ کہ اگرچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شملہ تشریف لے جانے سے پیشتر ہی محترم بھائی مولوی محمد یار صاحب عارف اور خاکسار کو الوداع کر گئے تھے۔ لیکن میری روانگی بوجوہات ملتوی ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ ۱۲ اگست کو حضور رونق افروز دار الامان ہوئے۔ اور مجھے پھر ملاقات کی سعادت نصیب ہو گئی۔ ۱۳ اگست حضور کی طبیعت زیادہ علیل تھی اور ملاقات ناممکن نظر آتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ حضور نے از راہ کرم گستری حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور دیگر احباب کی معیت میں خاکسار کو قصر خلافت میں بلا لیا۔ اور طویل دعا فرمائی پھر از راہ محبت معانقہ کا شرف بخشا۔ اس سفر کی پہلی برکت تو یہی تھی۔ کہ میری یہ دیرینہ اور محیط قلب آرزو پوری ہو گئی۔ الحمد للہ

گاڑی کا وقت قریب تھا۔ گھر میں محترمہ والدہ صاحبہ اہلیہ صاحبہ بہنوں۔ بھائیوں۔ اور ننھے بچوں سے جلد جلد رخصت ہوا احباب کرام کی معیت میں سٹیشن پر پہنچا۔ بزرگان سلسلہ۔ میرے مہربان اساتذہ اور دیگر احباب نے جس رنگ میں اظہار محبت فرمایا۔ وہ بے نظیر ہے۔ الفاظ میں اسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس قلبی کیفیت کو وہی محسوس کر سکتا ہے۔ جسے یہ سعادت نصیب ہوئی ہو۔ میں ہر لحظہ اپنی فرومائیگی اور نالائقی پر نظر کرتا تھا۔ اور اس اخلاص، محبت اور ہمدردی کو دیکھتا تھا۔ تو مجھے عجیب لذت حاصل ہوتی تھی۔ کہ کس طرح خدا کے مقدس مسیح نے قلوب میں اُنس و الفت پیدا کر دیا ہے اور مختلف قوموں، ملکوں اور مختلف تمدن و رنگ والوں کو ایک سلک میں منسلک کر دیا ہے۔ اور "الّف بین قلوبکم" کو دوبارہ عملی رنگ میں پیش کر دیا ہے۔ چشم بصیرت کے لئے اس میں بہت بڑا سبق ہے۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ التبلیغ اور بزرگان کرام نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اور "فی امان اللہ" کہا۔

گاڑی نے حرکت کی اور نعرہ ہائے بلند و بہ ترتیب کی بزرگی کا نعرہ بلند ہوا۔ یہ وہ آخری مرحلہ تھا۔ جب میں نے پورے طور پر محسوس کیا۔ کہ میں مسیح کی پاک مقدس بستی اور اس کے محبت کرنے والوں اقامت گزینوں سے جدا ہو رہا ہوں۔ اس وقت میری وہی حالت تھی۔ جیسا کہ شیر خوار بچہ کی اس وقت ہوتی ہے۔ جب اس کا دودھ چھڑا لیا جاتا ہے۔ اس عارضی جدائی نے میری تمام تر توجہ اس ذات واحد لا شریک لہ کی طرف مبذول کر دی۔ جو ہر گھڑی انسان کا حافظ و ناصر ہے۔ میں اپنے تمام بزرگوں بھائیوں اور بہنوں کا شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اس موقعہ پر میری اور میرے متعلقین کی عزت افزائی فرمائی۔ اور اگرچہ ان کی یاد ناقابل فراموشی ہے۔

لیکن انہوں نے اپنی یاد کے لئے ظاہری ذرائع بھی اختیار فرمائے ہیں ان کے لئے بھی دعا گو ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ مجھ مسافر اور غریب الوطن کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قادیان کے بعد بٹالہ۔ امرتسر۔ جالو۔ لاہور۔ منٹگمری۔ میاں چنوں خانیوال۔ لودھراں۔ بہاولپور۔ خانپور۔ روہڑی۔ حیدر آباد اور کراچی کے اسٹیشنوں پر احباب جماعت نے پرتپاک استقبال کیا۔ اور الوداع کہا۔ دعائیں کیں۔ فوٹو لئے اور پھول پھل پیش کئے۔ احباب کا اخلاص اللہ تعالیٰ کے لئے تھا۔ وہ ایک احمدی مبلغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور کام کی وجہ سے محبت سے پیش آئے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم کئی سٹیشنوں پر احباب پندرہ پندرہ میل دور فاصلہ سے ملنے کے لئے آئے۔ میرے بزرگوں کا یہ سلوک جہاں مجھے نادم اور شرمندہ کر رہا تھا۔ وہاں دوسرے لوگوں کے لئے بالکل عجیب منظر تھا۔ وہ احمدیت کی زبردست تنظیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدا کردہ اخوت کو رشک کی نظر سے دیکھتے تھے۔ میں اپنے ان سب بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا اور انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں نے ان کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ کرونگا۔ وہ بھی میری بانیل مرام واپسی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ میں مومنوں کے پھلوں اور پھولوں کو نیک فال سمجھتا ہوں۔ خدا کرے۔ کہ میں اس کے حضور مقبول ہو کر ثمر دار درخت بن جاؤں۔ آمین

۱۵ اگست صبح کراچی پہنچا۔ اور ۱۶ کو جہاز کی روانگی تھی جماعت احمدیہ کراچی نے بالعموم اور ڈاکٹر حاجی خان صاحب مفتی عبد السلام صاحب ڈاکٹر محمد بخش صاحب نے بالخصوص امداد فرمائی۔ تاکہ میں وقت پر جہاز پر سوار ہو سکوں۔ ضروری اشیاء خریدیں۔ ٹکٹ خریدا۔ ٹیکہ لگوایا۔ اور شام کو خالقدینہ ہال میں حسب اشتہار جماعت احمدیہ خاکسار نے "فضیلت اسلام" پر لیکچر دیا۔ اسی دوران میں مخالفین کے اشتہار تقسیم کرنے پر احمدیت کی تبلیغ کا بھی خوب موقعہ ملا۔ دو تین مولویوں نے سوالات بھی کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دیئے۔ یہ جلسہ رات ½ ۱۱ بجے ختم ہوا الحمد للہ کہ احمدیت کا پیغام بہت سی روحوں تک پہنچ گیا۔

۱۶ اگست کو تدفینہ وغیرہ سے فارغ ہو کر احباب جماعت کے ساتھ دعا کر کے جہاز پر سوار ہوا۔ جہاز کا نام Varsova تھا۔ ٹھیک ½ ۱ بجے جہاز نے لنگر اٹھایا۔ دیر تک احباب جماعت ساحل سمندر پر "خدا حافظ" کہتے رہے۔ اور میں بھی محبت بھری نگاہوں سے سرزمین ہند کو دیکھتا رہا۔ چوبیس گھنٹے تک سمندر میں تلاطم تھا۔ جس سے طبیعت خراب رہی لیکن ایک قے آ جانے سے بہت آرام ہو گیا اور بقیہ چار دن سمندر میں سکون تھا۔ ہوا بہت اچھی تھی۔ اور سفر نہایت آرام کے ساتھ ختم ہوا۔ جہاز کے سفر میں مذہبی اور سیاسی گفتگو ہوتی رہی۔ سندھی اور بنگالی لوگوں میں سے کئی فقہی مسائل پوچھتے رہے۔ اس سفر میں عراق اور ایران کے بعض علماء بھی شریک تھے۔ مگر وہ نماز کی بجائے سارا دن تاش میں گزارتے۔ اللہ ان کے حال پر رحم فرمائے

میں نے کھانے کا انتظام جہاز میں ہی کیا تھا۔ سو E. A Steamship کمپنی کے خوش خلق کارکنوں کی وجہ سے مجھے ہر طرح آرام رہا۔

آخر ۲۰ اگست بروز جمعرات جہاز بندرگاہ بصرہ پر لنگر انداز ہوا ڈاکٹر نے اس جگہ پھر ٹیکہ لگایا۔ بندرگاہ پر ایک دوست موجود تھے اس لئے ہر طرح سے آرام رہا۔ چونکہ بصرہ میں ان دنوں سخت ہیضہ تھا اس لئے شہر میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ لہٰذا بندرگاہ سے سیدھا سٹیشن پر آیا۔ اور بغداد کے لئے روانہ ہوا۔ دوسرے دن نماز مغرب کے وقت بغداد اسٹیشن پر پہنچا۔

عراق ریلوے بہت مفید ہے لیکن چونکہ درمیانی سٹیشنوں پر ہندوستانیوں کے مناسب حال خوراک نہیں مل سکتی۔ اس لئے مسافروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ساتھ کھانے کا سامان بصرہ ہی سے رکھ لیں یہ ریلوے لائن اکثر جنگل اور ویرانہ علاقہ سے گزرتی ہے۔ لیکن بعض مقامات پر بہت ہی سرسبز اور خوشنما منظر بھی ہیں۔ بہرحال قدرت نے دونوں نمونے پیش کر رکھے ہیں۔ بصرہ سے ہی عربی زبان شروع ہو جاتی ہے لیکن عوام کی عربی صحیح عربی سے بہت مختلف ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ افہام و استفہام میں بہت دقت واقع ہوتی ہے۔ مگر بغداد تک عربی بولنے والے بھی بکثرت مل سکتے ہیں اور انگریزی بھی سمجھی جاتی ہے۔

بغداد سٹیشن پر احباب جماعت موجود تھے۔ بسہولت شہر میں پہنچے۔ اور ایک ہندوستانی طرز کے ہوٹل "زہرۃ العراق" نامی میں ٹھہرا بغداد اگرچہ ایشیا کا شہر ہے۔ مگر اس کا تمدن بہت حد تک یورپین طرز کا ہے۔ نوجوان یورپین لباس پہنتے ہیں۔ اور پرانا لباس پہننے والوں سے قدرے نفرت کرتے ہیں۔ عورتیں بھی عام طور پر چہرہ کھلا رکھتی ہیں۔ ایک سیاہ کپڑا بطور برقعہ استعمال کرتی ہیں۔ مگر صرف گھٹنوں تک۔ قہوہ خانے بکثرت ہیں۔ جن میں سینکڑوں آدمی بیٹھے وقت گزارتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے قہوہ خانہ میں جانا۔ اس جگہ پر ایک عام دستور ہے۔ لوگ عام طور پر بشاش ہیں۔ مذہب سے گونہ بیزاری و وطنیت کا عام چرچا ہے۔ عراق میں بالخصوص بغداد میں آجکل گرمی ہے۔ لیکن رات کے وقت ٹھنڈی ہوا کے باعث کافی خنکی ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ عام طور پر لوگ لحاف لیتے ہیں۔ یہ اگست کا آخری ہفتہ ہے موسم بدل رہا ہے۔ اس جگہ ضرب المثل ہے:۔

"اول عشرۃ من آب (اغسطس) تقتل الاعصاب وتكثر الاضطراب وثانی عشرۃ من آب تحرق المسمار فی الباب ثالث عشرۃ من آب تفتح من الشتاء باب"

اس جگہ بارش بھی موسم سرما میں ہوتی ہے اشیاء آجکل پہلے کی نسبت ارزاں ہیں۔ پھل سستے ہیں۔ دو آنہ سیر انگور مل جاتے ہیں اس شہر میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سید عبد القادر

رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ مگر عام رجحان ثانی الذکر بزرگ کی قبر کی طرف ہے۔ میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر بھی جا کر دعا کی ہے۔ اور اسی جگہ دار العلوم بغداد کے ایک بڑے استاد سے

[illegible]

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں مال دیانتداری سے بھیجا جاتا ہے ہر قسم کے عمدہ ارزاں۔ زنانہ مردانہ کٹ پیس کی گانٹھ مالیتی دو صد روپیہ بغرض تجارت منگا کر نفع اٹھاؤ۔ ذاتی ضرورت کیلئے پچاس روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر اہل وعیال کے کم خرچ بالانشین پارچات بنواؤ۔ قلیل سرمایہ کی بہترین تجارت ہے۔ پردہ نشین مستورات بھی یہ تجارت کر رہی ہیں۔ چوتھائی رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہیئے:۔

امریکہ کی سربند سالم گانٹھیں

موسم آرہا ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ لوٹ کی گانٹھوں کا ابھی سے آرڈر بھیجئے۔ ہمارا مال سب سے اعلیٰ۔ نرخ سب سے ارزاں۔ وقت پر آرڈر دینے والوں کو خاص رعایت کرایہ مال گاڑی بالکل معاف۔ تھوک نرخ طلب کرو:۔

برساتی واٹر پروف کوٹ۔ جانمازیں۔ قالین ارزاں نرخ پر منگوائیے

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

دیکھئے لوگ انگریزی کس طرح بلا اُستاد سیکھ رہے ہیں

جناب سید محمد خلیل صاحب سیکنڈ کلرک سب رجسٹرار آفس ضلع پرنیا سے لکھتے ہیں:۔ مجھے ایک زمانہ سے انگریزی سیکھنے کا شوق تھا۔ لیکن میری سمجھ میں نہ آتی تھی۔ جب میں نے جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار پڑھ کر اسے منگوایا تو استاد کی مدد کے بغیر انگریزی میں مجھے اتنی لیاقت ہوگئی کہ انگریزی میں ہر ایک کام کرنے کے لئے طیار ہوگیا ہوں۔ جس کے لئے مصنف کا بے حد مشکور ہوں (۲) جناب جمعدار جی نی لعل صاحب چھاؤنی کوہاٹ:۔ جدید انگلش ٹیچر بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ تھوڑے ہی دنوں میں کافی لیاقت حاصل کرلی۔ اگر آپ اس کتاب کی قیمت ایک سو روپیہ بھی رکھتے تو بھی تھوڑی ہوتی۔

۳۰۴ صفحے دوسرا ایڈیشن۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ناپسند ہو تو کل قیمت واپس

قمر برادرز (جدید۔ الف) شملہ

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نورالدین رضی صاحب شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۱۱ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

حب مقوی اعصاب
فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست وتوانا بنانے۔ رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے بھی خاص علاج ہیں:۔

قیمت پچیس ۲۵ گولیاں ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایداللہ بنصرہ العزیز خرید فرماویں۔ انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کرکے ¼ حصہ دنیا پر قابض ہوا۔ وہ سپورٹس ہے اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں:۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیز اول درجہ فی عدد عہ
" " " " دوم " عہ/
" رنگین سرخ وسبز درجہ اول " عہ/
" نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی " صہ/
" " " دوم " یکطرفہ " للعہ/
" " " " سوم " سے/
بلیڈر ربڑ برائے والی بال نمبر ۵ " ۱۲/
ہاکی سٹکس لیڈر سیون اول درجہ رگدار عمدہ قسم " ۸/ سے
" " " دوم " سے
" لیڈر بونڈ اول درجہ عمدہ قسم " ۸/ عہ
" " دوم " عہ/
بال سفید چمڑا اول درجہ ریکارڈ کراؤن " ۸/ عہ
" دوم سولجر " عہ/
" سوم پاپولر " ۸/

نظام الدین اینڈ کو سنز سیالکوٹ

نہایت باموقع سکنی اراضی

میں اپنی زمین ۸ کنال ۴ مرلہ جو کہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی کوٹھی کے پرلی طرف درطبیت چھوڑ کر ملحق ہے اور جہاں کہ غالباً وہ ماڈل ٹاؤن جو کہ حضور خلیفۃ المسیح ایداللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ مشاورت پر تجویز فرمایا تھا۔ بننے والا ہے۔ صرف ۱۰ روپے مرلہ یعنی ۲۰۰ روپے کنال فروخت کرتا ہوں۔ یہ قیمت کوڑیوں کے مول سونی ہے متمول احباب دو کنال میں وسیع کوٹھی بنا کر ۴ کنال میں امریکہ کی طرح چھوٹا سا باغیچہ لگوا سکتے ہیں۔ راستہ کا انتظام مشتری کو خود کرنا ہوگا:۔

محمد ایوب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر از قادیان

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کیلئے خداتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلاتامل منگاؤ۔ اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت عہ محصول وائے ۴ ماشہ ۔

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ دلپذیر بھلوال ضلع سرگودہا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— مغل پورہ کالج کے معطل شدہ پروفیسر صدیقی جن کا تعطل بھی مسلم طلباء کی ہڑتال کی ایک وجہ تھی بحال کر دئے گئے ہیں۔ وہ اپنے کام پر آگئے ہیں ؛

—— چونکہ حکومت نے مستعفی طلبائے مغلپورہ کالج کا مطالبہ منظور کر کے پرنسپل کو علیحدہ نہیں کیا۔ اس لئے انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ ماتمی لباس پہن کر صوبہ پنجاب و سرحد کا دورہ کریں اور اپنی مظلومیت اور حکومت کی ناانصافی کی داستان سناتے پھریں ؛

—— لندن کی ۷ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ ارل پیل لارڈ پریوی کونسل مقرر کئے گئے ہیں ؛

—— مالیات سندھ کی تحقیقاتی کمیٹی نے شہادتیں قلمبند کرنے کا کام ۷ ستمبر کو ختم کر دیا۔ اور ارکان شملہ کو روانہ ہو گئے ہیں ؛

—— سی پی کونسل نے یہ قرارداد منظور کی ہے کہ جو لوگ اس صوبہ کے رہنے والے نہیں انہیں پراونشل سروس میں نہ لیا جائے ؛

—— حیدرآباد سندھ کے ایک ہندو ساہوکار کے مکان پر چھاپہ مار کر پولیس نے ایک ریوالور پانصد کارتوس ۱۲ تولہ ناجائز چرس اور دو بوتل ناجائز شراب برآمد کی ؛

—— جرنلسٹ ایسوسی ایشن کلکتہ کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں جدید قانون مطابع کے خلاف احتجاج کیا ہے ؛

—— معلوم ہوا ہے قوانین سرحد کی تحقیقات کرنے والی نعمت اللہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں سرحد کے قوانین خصوصی کی تنسیخ کی سفارش کی ہے ؛

—— کڈپور ڈسٹرکٹ بورڈ نے پچھلے دنوں پکٹنگ کی تحریک کو مضبوط کرنے کے لئے ایک ہزار روپیہ دیا تھا۔ جب اس نے ایک سڑک کی تعمیر میں حکومت سے امداد طلب کی تو کلکٹر نے جواب دیا ہے۔ کہ بورڈ جس طرح روپیہ خرچ کر رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سڑک بھی خود ہی تعمیر کرنی چاہیئے ؛

—— ۷ ستمبر کی سہ پہر کو سینٹ جیمز میں فیڈرل سٹرکچر کا اجلاس زیر صدارت لارڈ سینکے منعقد ہوا۔ وزیر اعظم موجود تھے۔ کل مندوبین کی نصف تعداد شامل تھی۔ تجویز کی۔ کہ آئندہ اجلاس ۱۱ ستمبر کو ہو۔ اور اس کے بعد آئندہ ہفتہ تمام مندوبین کا پورا اجلاس منعقد کیا جائے۔ وزیر اعظم نے تقریر میں کہا۔ یہاں خواہ کتنے تغیرات ہوں۔ لیکن مقاصد عامہ اور ذاتی تعلقات میں کوئی تبدیلی نہ ہو گی۔ برطانی مندوبین نے اس امر پر خاص زور دیا۔ کہ سیاسی تغیرات کی وجہ سے برطانی روش میں تبدیلی نہ ہو گی۔ تمام جماعتوں کے نمائندوں نے حمایت کا وعدہ کیا۔ سر شفیع۔ سر اکبر حیدری۔ مہاراجہ بیکانیر۔ سر سپرو اور مسٹر شاستری نے بھی تقریریں کیں ؛

—— کوہاٹ۔ پشاور روڈ پر یورپین عورتوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ تمام یورپین مسافروں کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ ڈرائیور کے علاوہ ایک مسلح آدمی اپنے ساتھ ضرور رکھیں ؛

—— معلوم ہوا ہے۔ سکاٹ لینڈ یارڈ (لندن کی پولیس)، گول میز کانفرنس کے مندوبین اور خاص کر گاندھی جی کی حفاظت کے لئے خاص انتظامات کر رہا ہے ؛

—— کوئٹہ سے ۷ ستمبر کی اطلاع ہے کہ ابھی تک زلزلہ کے جھٹکے جاری ہیں۔ گذشتہ شب کافی سخت جھٹکہ محسوس ہوا۔ اسی ہزار اشخاص کوئٹہ چھوڑ کر جا چکے ہیں اور بہت سے جانے کو تیار ہیں ؛

—— جہلم کے یورپین سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جس کی بدسلوکی کے خلاف احتجاج کے طور پر تمام ضلع کی پولیس نے کام بند کر دیا تھا۔ رخصت پر بھیج دیا گیا ہے۔ اور یہ یقین دلائے جانے پر کہ اسے دوبارہ یہاں نہیں بھیجا جائے گا عملہ نے کام شروع کر دیا ہے ؛

—— جودھپور سے ۸ ستمبر کی اطلاع ہے کہ شدید بارش کی وجہ سے جودھپور ریلوے لائن پانی میں غرق ہو گئی۔ ایک پرانا دریا جو ۱۸۲۳ء سے خشک تھا۔ دوبارہ بہنے لگا ہے ؛

—— لاہور بار ایسوسی ایشن کے سینئر وائس پریزیڈنٹ مسٹر عزیز احمد بیرسٹر ۹ ستمبر کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے اپنی لڑکی کی شادی لالہ ہرکشن لال کے لڑکے سے اس کے ہندو ہونے کے باوجود کر دی تھی ؛

—— ۹ ستمبر کو ریاست میسور کے وزیر اعظم سر مرزا اسماعیل صاحب نے روم میں پوپ سے ملاقات کی ؛

—— لندن سے پانچ ستمبر کی خبر ہے کہ دو روز سے شدید بارش کی وجہ سے سخت طغیانیاں آرہی ہیں۔ متعدد دیہات زیر آب ہیں۔ کئی شہروں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ ریلوے لائن پر پانی کی وجہ سے آمد و رفت مسدود ہو گئی ہے۔ رودبار انگلستان میں سخت طوفان بپا ہے۔ ایک جہاز غرق ہو گیا ؛

—— نیویارک سے ۷ ستمبر کی اطلاع ہے کہ چلی کی بحری فوج نے کم تنخواہوں کا بہانہ بنا کر غدر برپا کر دیا۔ حکومت نے ہوائی جہازوں سے بم برسائے۔ جس سے متعدد اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ایک ہزار باغی گرفتار ہوئے ہیں ؛

—— سپرنگ بوگ کی جواہرات کی کانوں میں دو یورپین کان کنوں نے بارہ ہزار پونڈ کی مالیت کے اکیس قیمتی پتھر اپنے جسم کے مختلف حصوں میں چھپا رکھے تھے۔ جنہیں ایکس رے کے ذریعہ سے معلوم کیا گیا ؛

—— اخبار ڈیلی ہیرلڈ لنڈن کے سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ موجودہ حکومت کے مستعفی ہونے پر مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سیاسیات سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ لیکن ان پر زور دیا جائے گا۔ کہ وہ ہندوستان کی وائسرائلٹی کا عہدہ قبول کر لیں۔ کیونکہ توقع ہے کہ لارڈ ولنگڈن خرابی صحت کی وجہ سے مقررہ میعاد سے قبل ہی اس عہدہ کو خالی کر دیں گے ؛

—— ۸ ستمبر کو لاہور کے سربرآوردہ سکھوں کا ایک وفد ڈپٹی کمشنر کے پاس یہ درخواست لے کر گیا۔ کہ چونکہ ہماری آبادی بڑھ گئی ہے اس لئے بلدیہ میں ہمارے لئے نشستیں بھی بڑھائی جائیں۔ ڈپٹی کمشنر نے وفد کے مطالبات پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے ؛

—— ریاست جیند کے اکالیوں نے سنگرور کے ایک گوردوارہ میں اکھنڈ پاٹھ کا اعلان کیا تھا۔ لیکن حکام ریاست کو شبہ ہوا۔ اور انہوں نے اکالیوں کا داخلہ بند کر کے گوردوارہ کو مقفل کر دیا۔ اس دیوان کے لئے ۸ ستمبر کی تاریخ مقرر تھی۔ قریباً تین صد اکالی اس میں شمولیت کے لئے گئے۔ جنہیں گرفتار کر کے لاریوں میں بٹھا کر کسی نامعلوم جگہ پر بھیج دیا گیا ؛

—— لاہور ۹ ستمبر۔ مسٹر رنبیر سنگھ بی۔ اے مسٹر درگا داس سٹوڈنٹ لاء کالج اور مسٹر چمن لال سٹوڈنٹ آنرز کلاس پر اس الزام میں سازش کا مقدمہ چل رہا تھا۔ کہ گورنر پنجاب کو قتل کرنے کے لئے انہوں نے سازش کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہری کشن نے یونیورسٹی میں کانووکیشن کے دن سر جیفری گورنر پنجاب پر گولی چلائی جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ ان کے علاوہ ایک سب انسپکٹر پولیس چنن سنگھ ہلاک ہو گیا۔ آج اس مقدمہ سازش کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ مسٹر رنبیر سنگھ اور چمن لال کو دو اسیسروں نے بے قصور قرار دیا تھا۔ سشن جج مسٹر گارڈن واکر نے فیصلہ سناتے ہوئے تینوں ملزموں کو پھانسی کی سزا دی ہے ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں [illegible]